کے لیے وطن سے نکلے ہیں، اگرچہ ہمارے پاس بہت کچھ نہیں ہے تاہم تاجک مہاجرین کے لیے جو کچھ ہم کرسکتے ہیں، ہمیں کر کے بہت خوشی ہوگی۔ —" (بہ شکریہ ماہنامہ "ریفیوجیز" - جنیوا)

پوپ جان پال دوم کا دورۂ لیتھووینیا

پوپ جان پال دوم کو کیتھولک مسیحی دُنیا کی رہنمائی کا منصب سنبھالے سولہ برس ہو رہے ہیں۔ اس عرصے میں پوپ نے پہلے ۱۹۸۴ء اور پھر ۱۹۸۷ء میں سابق سوویت یونین کی بالٹک ریاستوں میں سے لیتھووینیا کے دورے کی خواہش کا اظہار کیا تھا مگر ہر دو بار ماسکو کے سابق حکمرانوں نے اُنہیں خوش آمدید کہنے سے معذرت کر دی تھی، تاہم ستمبر ۱۹۹۳ء کے وسط میں پوپ نے لیتھووینیا کی سرزمین پر قدم رکھا، مختلف ممالک کے دوروں میں زمین کو چومنے کی اپنی قائم کردہ روایت پر عمل کیا، اور جب جمہوریہ لیتھووینیا کے منتخب صدر نے، جو سابق کمیونسٹ ہیں، جھک کر پوپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا تو مبیّنہ طور پر پوپ مسرّت وشادمانی سے مسکرا رہے تھے۔

کیتھولک چرچ نے پوپ کے اِس دورے کے بارے میں کہہ رکھا تھا کہ پوپ اس موقع پر نئے دور کے بارے میں، جو سوویت عہد کے خاتمے پر شروع ہو رہا ہے، اپنی سوچ کا اظہار کریں گے مگر "ٹائم" (نیویارک) کے کالم نگار کے بقول پوپ کے لیتھووینیا پہنچنے کے فوراً بعد یہ دورہ آرتھوڈوکس چرچ کے ساتھ مراسم کے حوالے سے ایک سفارتی مشن بن کر رہ گیا۔ روسی آرتھوڈوکس چرچ کا نمائندہ گورگی زیب لٹسیو Giorgi Zyablitsev بطریق الیکسی دوم کا پیغام خیر سگالی لے کر پہنچ گیا جو پوپ کے پورے دورے میں ساتھ ساتھ رہا۔ زیبِ لٹسیو سر سے پیر تک اپنے سیاہ لباس کے باعث "سفید پوش" پوپ اور اُن کے ساتھیوں سے بالکل الگ تھلگ لگ رہا تھا۔ اس صورت حال سے "کسی حد تک پوپ کے پریشان ذہن مگر خوش خوش ساتھیوں" نے یہ عندیہ لیا کہ اس وقت جب پوپ ماسکو کے قریب تر ہیں، آرتھوڈوکس بطریق کیتھولک چرچ کے ساتھ اچھے روابط کے خواہش مند ہیں، حالانکہ دو سال پہلے جب الیکسی دوم کو کیتھولک بشپوں کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی تو اُنہوں نے سرد مہری سے اسے ٹھکرا دیا تھا۔

پوپ جان پال دورۂ ماسکو کی شدید خواہش رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں اُنہیں بورس یلسن دعوت بھی دے چکے ہیں مگر ویٹیکن کی جانب سے ابھی تک اس توقع میں دورے کے بارے میں کوئی اعلان جاری نہیں کیا جا رہا کہ آرتھوڈوکس چرچ اپنے خیر مقدمی رویے کا اظہار کر دے۔

بالٹک ریاستوں کے اِس دورے میں پوپ نے اُن مسائل پر اظہارِ خیال کیا جو سوویت نظام کے خاتمے پر دُنیا کے اِس حصے کو درپیش ہیں۔ ۳۷ لاکھ آبادی کے لیتھوونیا میں اکثریت کیتھولک مسیحیوں کی ہے۔ پوپ نے مقامی آبادی اور باہر سے آکر آباد ہونے والی پولش اور روسی برادریوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی پر گفتگو کرتے ہوئے سوویت کمیونزم کی زیادتیوں کو معاف کر دینے پر زور دیا۔ حصولِ آزادی کے موقع پر لیتھوونیا کے جو اٹھارہ شہری سوویت فوج کی گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے، اُن کی قبروں پر حاضری دیتے وقت پوپ نے کہا کہ "ان صلیبوں کی لکڑی اب تک تر و تازہ ہے۔ اگرچہ یہ لوگ خاموش ہیں مگر اُن قابلِ مذمّت اقدامات کے خلاف انتباہ ہیں جو انسانی عظمت کا انکار کرتے ہوئے قومی افتخار اور آئیڈیالوجی کے اندھے جذبے کے تحت کیے گئے تھے۔"

کمیونزم کے خاتمے پر پوپ نے اظہارِ مسرّت کے بجائے نئے دور کے لیے جس نظام کا نقشہ کھینچا اس میں مشرق و مغرب دونوں کی اعلیٰ خوبیوں کے امتزاج پر زور دیا گیا ہے۔ اُنھوں نے واضح کیا کہ "کیتھولک مسیحیت کے سماجی تصوّرات سرمایہ داری کا چربہ نہیں۔ اگرچہ چرچ نے واضح الفاظ میں سوشلزم کی مذمّت کی ہے مگر اِس نے ہمیشہ اپنے آپ کو سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی سے دُور رکھا ہے اور سرمایہ داری کو شدید سماجی ناانصافیوں کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔" لیٹویا میں خطاب کرتے ہوئے پوپ نے متنبّہ کیا کہ اگر جدید دُنیا اکیسویں صدی میں غریب اور امیر قوموں کے درمیان تنازعات سے بچنا چاہتی ہے تو اسے اپنی ترجیحات درست کر لینی چاہییں۔

لبریشن تھیالوجی کے منادجو کبھی کیتھولک چرچ کے لیے چیلنج سمجھے جاتے تھے، نہ صرف غریب ملکوں اور اِن ملکوں میں غریب طبقوں کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں بلکہ ترقی پذیر دُنیا کے مسائل سے پوپ جان پال دوم کی دلچسپی بھی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ وہ اکیسویں صدی میں سابق سوویت بلاک میں اثر و رسوخ کے ساتھ ساتھ افریقہ اور ایشیا میں کیتھولک چرچ کی رسائی دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔